27091-جنابت کی حالت میں انفرادی اور لوگوں کو امامت کرواتے ہوئے نماز ادا کرنے پر کیا لازم آتا ہے ؟

سوال

میں نے جنابت کی حالت میں ہی نماز ادا کرلی، ابتدا میں مجھے علم نہ تھا اور بعد میں علم ہوا، لیکن ایک بے پرواہ مسلمان ہونے کی بنا پر میں نے کئی ایک نمازیں جنابت کی حالت میں ہی ادا کیں.
اور ایک بار میں نے گھر میں نماز کی امامت بھی کروائی لیکن شرماتے ہوئے جنابت کی حالت میں ہونے کا نہ کہہ سکا، میں توبہ کرنا چاہتا ہوں، کیا میں نمازیں دوبارہ ادا کروں، یا کہ نوافل ادا کروں ؟
اس کا سبب سستی ہے میں توبہ کرنا چاہتا ہوں مجھے کیا کرنا ہوگا ؟

پسندیدہ جواب

اول :

آپ نے اس کا حکم معلوم نہ ہونے کی بنا پر جو نمازیں ادا کی ہیں اس میں آپ پر کوئی گناہ نہیں، اور نہ ہی جنبی حالت میں ادا کردہ نمازوں کی قضاء ہے، اگر کوئی شخص علم کے حصول اور سوال کرنے میں کوتاہی نہ کرے تو شریعت جاہل کو معذور قرار دیتی ہے، چاہے اس نے واجبات ترک کیے ہوں یا پھر حرام کا ارتکاب کیا ہو.

لیکن اگر علم کے حصول اور سوال کرنے میں اس نے کوتاہی کی ہو تو وہ اس تقصیر کی بنا پر گنہگار ہوگا.

مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کرام کہتے ہیں :

"حدث اصغر یا اکبر کی حالت میں بغیر طہارت اجماعا نماز صحیح نہیں، کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

{اے ایمان والو جب تم نماز کے لیے کھڑے ہو تو اپنے چہرے اور کہنیوں تک ہاتھ دھولو...} المائدۃ(6).

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"بغیر طہارت کے نماز قبول نہیں ہوتی"

صحیح مسلم حدیث نمبر(224).

دیکھیں : فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء(259/6).

دوم :

اگر آپ کو جنبی کی نماز کا شرعی حکم معلوم ہے کہ جنبی شخص کے لیے غسل کرنے سے قبل نماز ادا کرنی جائز حلال نہیں، تو آپ اس فعل پر گنہگار ہیں، اور آپ کے ذمہ توبہ واستغفار اور اس پر ندامت اور آئندہ ایسا نہ کرنے کا عزم کرنا واجب ہے، اور اسی طرح اس حالت میں ادا کردہ نمازوں کی قضاء بھی واجب ہے۔

مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کرام سے درج ذیل سوال کیا گیا:

میں ایک عورت ہوں میری سترہ برس قبل شادی ہوئی تھی، شادی کی ابتدا میں تو میں غسل جنابت کے بعض بلکہ مکمل احکامات سے جاہل تھی، کیونکہ مجھے جنابت کا باعث بننے والے امور کا علم نہ تھا، اور اسی طرح میرا خاوند بھی جاہل تھا۔

اور ہماری یہ جہالت اس پر منحصر تھی کہ جنابت صرف خاوند پر ہوتی ہے، میری شادی رمضان سے تقریبا ایک ماہ قبل ہوئی اور اسی برس ماہ رمضان کے آخر میں مجھے حکم کا علم ہوا، اس مدت کے دوران ادا کردہ نمازوں کے متعلق مجھے کیا کرنا ہوگا۔

یہ علم میں رکھیں کہ میں صفائی کی نیت سے غسل کرتی تھی نا کہ جنابت ختم کرنے کی نیت سے، اور پھر یہ غسل ہمیشہ نہیں کرتی تھی، یعنی ہر جماع کے بعد نہیں کرتی تھی، یہ علم میں رہے کہ میں ہر نماز کے لیے وضوء کی محافظت ضروری کرتی رہی ہوں۔

یہ سب کچھ جہالت کی بنا پر ہوا ہے جیسا کہ میں اشارہ بھی کر چکی ہوں، اور اسی طرح رمضان المبارک کے روزوں کے متعلق مجھ پر کیا لازم آتا ہے؟

کمیٹی کے علماء کرام کا جواب تھا:

"غسل جنابت کیے بغیر جو نمازیں ادا کی گئی ہیں ان کی قضاء آپ پر واجب ہے، کیونکہ آپ نے کوتاہی کی اور دین کی سمجھ اور اس میں تفقہ اختیار نہیں کیا، اور قضاء کے ساتھ ساتھ آپ کو اللہ تعالی سے اس فعل پر توبہ بھی کرنا ہوگی۔

اور رہا مسئلہ رمضان المبارک کے روزوں کا اگر تو رمضان کے دوران دن کو جماع نہیں کیا تو یہ روزے صحیح ہیں۔

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (269/6).

سوم:

آپ کے پیچھے ادا کرنے والے مقتدی نماز نہیں لوٹائیں گے، کیونکہ ان کی نماز صحیح ہے، اور امام جس نے جنابت کی حالت میں نماز ادا کی اس کی نماز باطل ہونے سے مقتدیوں کی نماز باطل نہیں، جبکہ مقتدیوں کو اس کا علم ہی نہیں۔

مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کرام سے درج ذیل سوال دریافت کیا گیا:

پچھلے کچھ ایام میں جب میں نے مغرب کی نماز کے لیے وضوء کرنا چاہا تو میں نے اپنی سلوار پر منی کے اثرات دیکھے، تو میں نے غسل کر کے مغرب کی نماز ادا کر لی، لیکن مجھے علم نہیں کہ احتلام کب ہوا ہے، کیا نماز فجر سے قبل ہوا یا کہ قیلولہ کے دوران؟

میں اس مسئلہ میں دریافت کرنا چاہتا ہوں، میرا خیال ہے کہ میں نے تین فرضی نمازیں، فجر، ظہر، اور عصر جنابت کی حالت میں ادا کیں اور مجھے اس کا علم بھی نہ تھا، اور پھر حالت ایسی بنی کہ میں نے ان نمازوں میں لوگوں کی امامت کروائی جن کی تعداد تقریبا تین سو کے قریب تھی۔

لہذا کیا میں ان نمازوں کی قضاء کروں ؟

اور میری اقتدا میں ادا کرنے والے مقتدیوں کی نماز کا حکم کیا ہے ؟

اور کیا مجھ پر اس جرم کی کوئی سزا لاگو ہوتی ہے ؟

ہمیں معلومات فراہم کریں اللہ تعالی آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے.

کمیٹی کے علماء کرام کا جواب تھا :

" غسل جنابت کرنے کے بعد آپ کے لیے ظہر اور عصر کی نماز دوبارہ ادا کرنا واجب ہے، اور اس میں جلدی کرنی ضروری ہے، لیکن جن لوگوں نے آپ کی اقتدا میں نمازیں ادا کی ہیں وہ نماز نہیں لوٹائیں گے، کیونکہ عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے لوگوں کو جنابت کی حالت میں بھول کر نماز فجر پڑھا دی، اور خود نماز فجر لوٹائی لیکن اپنے پیچھے نماز ادا کرنے والوں کو نماز لوٹانے کا حکم نہیں دیا.

اور اس لیے بھی کہ وہ آپ کی جنابت کا علم نہ رکھنے کی بنا پر معذور ہیں، لیکن آپ نماز فجر نہیں لوٹائیں گے؛ کیونکہ ہوسکتا منی دوپہر کو سونے میں نکلی ہو، اصل میں یہ ہے کہ جنابت کا یقین ہونے میں نماز دوبارہ ادا کرنی واجب ہوتی ہے "

دیکھیں : فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (266/6).

واللہ اعلم.